٧٨٦

پیغمبرِ اسلام سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت، تعریف و توصیف، شمائل و خصائص کے نظمی اندازِ بیاں کو نعت یا نعت خوانی یا نعت گوئی کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں نعت کے لئے لفظ "مدحِ رسول" استعمال ہوتا ہے۔

نعتِ رسول صلعم کی تاریخ

اسلام کی ابتدائی تاریخ میں بہت سے صحابہ کرام نے نعتیں لکھیں اور یہ سلسلہ آج تک جاری و ساری ہے ، نعتیں لکھنے والے کو نعت گو شاعر جبکہ نعت پڑھنے والے کو نعت خواں یا ثناء خواں بھی کہا جاتا ہے۔

یہ کہنا تو مشکل ہے کہ نعت خوانی کا آغاز کب ہوا تھا لیکن روایات سے پتہ چلتا ہے محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا مولانا ابوطالب ص ع

نے پہلے پہل نعت کہی۔ تاریخ کے مطابق اولین نعت گو شعراء میں محمد المصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا مولانا ابوطالب ص ع اور اصحاب میں حسان بن ثابت پہلے نعت گو شاعر اور نعت خواں تھے.

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مکے سے ہجرت فرما کر مدینے تشریف لائے تو آپ کے استقبال میں انصار کے فرزندو نے دف پر نعت پڑھی، جس کے درج ذیل شعر شہرتِ دوام پا گئے :

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

اولیاء اللہ علیہم السلام نے اسلام کی ترویج و اشاعت کے ساتھ حضورپاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کو ایمان کی تکمیل کے لئے زیر قرار دیا، اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصول کے لئے نعت خوانی کو سب سے بہتر ذریعہ قرار دیا . تمام تر سلاسلِ تصوف میں محافلِ نعت خوانی کو آج خصوصی مقام حاصل ہے.

---

[1] اشاعت ۔ شائع کرنا

تقدس مآب الداعی الاجل الفاطمی سیدنا طاہر سیف الدین رض کے لئیے نعت الرسول میں ایک خصوصی مقام حاصل ہے ، پیغمبر حق سید المرسلین کے داعی کو وہ علم کا ورثہ حاصل ہے جو آپ کے وصی امیر المؤمنین مولانا علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ سے اور آپ کے شہزادو ائمہ طاھرین ص ع سے باتسلسل آیا ہے ، اس لئے آپ کی نعت خوانی آپ کا انداز آپ کی اداء آپ کی بلاغت دوسرے شعراء سے نمایاں ابھر آتی ہے. آپ نے ١٠ کے فوق قصیدہ سرور کائنات محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی شان میں لکھے ہے، بلکہ آپ کے ہر قصیدے میں نعت رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خوشبو مہکتی ہے.

اور اسی طرح آج انکے وارث الداعی الاجل الفاطمی سیدنا محمد برہان الدین ط ع رسول پاک صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ذکر سے مجالس و مشاہد کو آباد کرتے ہے، آپ کی ذات اقدس خود نعت الرسول ہے، آپ کی نورانی ذات میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا ظہور ہے.

یہ داعی محمد محمد کے داعی محمد کی صورت نہیں ہے تو کیا ہے

خمیرِ رحمت یہ بندوں کے خاطر الہیہ رحمت نہیں ہے تو کیا ہے

شاعری کا فن

ایک فن کار جب اپنے جذبات و احساسات کے خون کو اپنے قلم کی سیاھی بناتا ہے، اپنے وجود کو حالات و واقعات کا آئینہ بناتا ہے، کربِ کائنات کو کربِ ذات سمجھتا ہے تو اس کی انگشتِ شہادت خود اسی کے افکار کے لہو میں ڈوبتی ہے اور لہو میں ڈوبی ہوئی وہ انگشتِ شہادت جب قرطاس ابیض کو داغ دار کرتی ہے تو ان داغوں سے ابھرنے والے مہ و خورشید ایک عالم کو منور کرتے نظر آتے ہیں.

ہر فن کار کی اپنی انفرادیت ہوتی ہے ، اس کا اپنا Vision اور نقطہ نظر Point of View ہوتا ہے، اس کی اپنی دنیا، اپنی فضا اور اپنا ماحول ہوتا ہے جہاں اس کو سوچنے اور سوچ کو کاغذ پر اتارنے کے بہتر یا کم تر جیسے بھی مواقع میسر آتے ہیں ، اس کے منظر میں اس کا فکری و فنی سفر جاری و ساری رہتا ہے۔اِس فکری و فنی سفر کا ایک معلوم زمانہ ہوتا ہے

[1] انگشت شہادت - سیدھے ہاتھ کی انگوٹھے کے پاس والی اُنگلی - يعني اهني انگلي سي لکھے

جس میں اس کے افکار پروان چڑھتے ہیں، عملی جامہ پہنتے ہیں، ارتقا کے مدارج طے کرتے ہیں غرض کہ فن کار کی شناخت[1] بن جاتے ہیں اور اس کی یہ شناخت اس کے دنیا سے گزرنے کے بعد بھی باقی رہتی ہے.

جہاں تک شاعری کی بات ہے تو کسی بھی قوم کے نزدیک اس کا مقام۔ قومی سرمائے کے مترادف ہوتا ہے، شعراء کے کلام محفوظ کیے جاتے ہیں اور آنے والی نسلیں انھیں اپنی زبان کی سند بناتی ہیں۔ عربی دنیا کی واحد ایسی زبان ہے، جس کی قدیم لیکن بلیغ ترین شاعری نے جہاں دنیا کی بے شمار زبانوں کو متاثر کیا، وہیں اس سے بے شمار قومیں بھی مستفید ہوئیں۔ قدیم عربی شاعری نے جدید عربی کے گیسوؤں کو سنوارنے میں اہم کردار اداء کیا.

عربی کے بعد اردو واحد ایسی زبان ہے جس کی قدیم شاعری نے جدید اردو کی راہیں متعین کی، دنیا کی تمام زبانوں میں نثری کارنامے پہلے انجام دیے گئے اور نظم کی طرف توجہ بعد میں کی گئ، جب کہ اردو زبان

---

[1] شناخت - پہچان، واقفیت

کی ابتدا ہی شاعری سے ہوئی اور بعد میں اس کی نثری شکل ظہور پذیر ہوئی.

شاعری کاپیمانہ جب صہباے عشقِ رسول سے لبریز ہوتا ہے تو شعر کا لفظ لفظ عالم قدس کی تابانیوں کو اپنے اندر سمیٹ کر پر نور معنویت کا ایک جہان پیدا کرتا ہے ، جس کی سیر سے ظلمت رسیدہ دماغوں میں ہزاروں چراغوں کی روشنی بھر جاتی ہے۔ یہ وہ صنف ہے جو ازل سے جاری ہے اور ابدتک اس صنف میں کلام ہوتے رہیں گے، اس پر نور صنف کا خالق - خدائی کلام ہے، اور کلامِ خدا اس بات پر دال۔قرآنِ کریم کی آیات حبیبِ الہی کی مدح وثنا کا مرقعِ خاص ہیں، ان میں رسولِ گرامی کے وقار کے لیے پیارے پیارے القاب بھی ہیں اور ان کے کردار واوصاف کا ذکرِ نایاب بھی ہیں ،

"نعت کہنا کسی سخن ور کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے"

---

[1] ظہور پذیر- ظہور میں لانا

[2] تابانیوں - روشنی، نور

[3] مرقع- تصویروں کی کتاب - یعنی قرآن پاك رسول اللہ صلع نا اوصاف انے ثناء نا تصاویر ني كتاب چھے

کیوں کہ نعتِ رسول کہہ کر وہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والہانہ وابستگی کا اظہار کر کے سنتِ الٰہیہ، سنتِ ملائکہ پر بھی عمل کرتا ہے.

نعت گوئی کا میدان تمام اصنافِ سخن سے اس اعتبار سے بھی مختلف ہے کہ اس کا تعلق ایمان و عقائد سے ہے اور ذاتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جو واصل باللہ ہے اور شامل فی الخلق بھی، ادھر اس بشر کی خیر البشری کا یہ عالم ہے کہ جن و انس کی حیثیت کیا ابراہیم و کلیم علیہم السلام نیازمندانِ[1] بارگاہِ محمدی ہیں.

---

[1] نیازمندانِ - آرزو رکھنے والا

نعت لکھنے کے لئیے کچھ ضروری ہدایات

شاعری ایک فن ہے ، لہذا نعتیہ شعر کہنے کے لیے فن کی قدروں کا پاس[1] و لحاظ بھی ضروری ہے، اشعار میں الفاظ کی نشست[2] و برخاست[3] ، ان کی ترتیب و ترکیب،ان کے اوزان اور تفعیلات یہ تمام لوازمات ہونا ضروری ہے .

نعت کا تعلق اُس عظیم ذات سے ہے اس لیے اس صنف میں عقیدت و محبت کے پھول فن کی قدروں میں مہکتے ہے، عقیدت و محبت کی میزان پر جس سخن ور کا دل کامیاب اترتا ہے - اسے بلا شبہ حقیقی نعت گو کہا جا سکتا ہے، انکے کلام عقیدت و محبت کے رنگ میں ڈوبے ہوئے ایسے جہانوں کی سیر کرائے جہاں ملکوتی حسن اپنے لبوں پر تبسم کی بہار سجائے ہر ایک کو خوش آمدید کہتا نظر آئے.

---

[1] پاس - خیال ، لحاظ

[2] نشست - موزونیت

[3] برخاست - ملازمات سے علاحدہ

نفسیات کی ایک اصطلاح ہے First Impression یعنی پہلا تاثر۔ یہ تاثر بڑی حدتک انسانی رویوں کی راہوں کا تعین کرتا ہے،

First Impression کے طور پر شاعری کا مطلع (یعنی پہلی بیت)۔ وہ قاری کے ذہن و دل کو اس طرح اپنا اسیر کرے جو لائقِ تحسین ہو اور قاری اس اسیری سے نجات پانے کے بجائے مزید اس میں ڈوبتا چلا جائے.

نعت الرسول صلعم کا ایک خاص شعبہ –رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قدسانی صفات اور پاکیزہ ذات کی ذکر اور ہستیٔ وجود پر ان کے احسانات و نوازشات کی ذکر ہے،

ان کے ورثت –ائمہ اطہار اور آپ صلعم کی امت کی رہنمائی کرنے والے دعات مطلقین کی شان و شوکت کا بیان نعت کے چادر پر گویا مخمل کے پیبند کی مانند ہے، رسول حق صلعم کی نعت خوانی کی صحیح قدر و قیمت ان کے دعات کرام کی مدح گوئی سے ہے جن کی ذات - رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اور جن کی مدح خوانی بحق رسول خدا کی نعت خوانی ہے .

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمنام و ہمشان –آپ کی مخائل و شمائل کے وارث ہمارے ہادئی و رہبر الداعی الاجل سیدنا محمد برہان الدین ط ع کے حق میں

طول العمر کی دعا اور ان کے تا ابد بقا و سلامتی کی آرزو مندی نعت الرسول صلعم کے لئے مسکی ختام اور بخدا اس کی زیب[1] وزینت ہے.

خدا تعالی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پاک کو قدسانی فضل و انعام سے ھراں سیراب کرے، اور ہم گنہ گارو کی نعت گوئی اور نعت خوانی کو آپ مولی قبول کرلینا.

اخیر میں بارگاہ الہی میں یہی دعا کرتے ہے کہ محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے داعی آقا محمد برہان الدین کی عمر شریف کو تا ابد دراز کرے.

آمین

[1] زیب - آرائش